

2593- زلزلوں کی کثرت کا سبب

سوال

بہت سارے ممالک زلزلوں کا شکار ہوئے ہیں مثلاً ترکی، میکسیکو، تائیوان، جاپان وغیرہ تو کیا یہ کسی چیز پر دلالت کرتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

سب تعریفات اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور صحابہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقہ پر چلنے والوں پر درود و سلام ہو:

بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے فیصلے میں علیم و حکیم ہے، اور اسی طرح وہ شریعت اور احکام میں بھی علیم و حکیم ہے، وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو چاہے اپنی نشانوں کو پیدا فرماتا اور اسے اپنے بندوں کے توحیف اور ڈر اور نصیحت و عبرت کا باعث بناتا ہے اور انہیں ان پر جو احکامات واجب کیے ہیں ان کی یاد دہانی کرانے کا باعث بناتا ہے، اور اسی طرح اس میں انہیں شرک سے بچنے کی تہذیب اور اس بات کا اشارہ ہوتا ہے کہ وہ اس کے حکم کی مخالفت نہ کریں اور جس سے روکا گیا ہے اس کے مرتکب نہ ٹھریں جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا جس کا ترجمہ یہ ہے:

﴿ہم تو لوگوں کو ڈرانے کے لیے ہی نشانیاں بھیجتے ہیں﴾۔ الاسراء (59)۔

اور دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

﴿عنفرت ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی دکھائیں گے یہاں تک کہ ان ظاہر ہو جائے گا کہ حق یہی ہے، کیا آپ کے رب کا ہر چیز پر واقف اور گاہ ہونا کافی نہیں﴾۔ فصلت (53)۔

اور ایک جگہ پر کچھ اس طرح فرمایا:

﴿آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑادے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھادے﴾۔ الانعام (65)۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے اپنی صحیح میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے﴾۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں تیرے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں، ﴿یا تمہارے پاؤں تلے سے﴾۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اعوذ بوجھک میں تیرے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں) صحیح بخاری (5/193)۔

اور ابو شیخ اصبحانی رحمہ اللہ نے مجاہد رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر: ﴿آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے﴾ میں سے نقل کیا ہے کہ یہ تم پر بھیج اور پتھر اور آندھی بھیج دے ﴿یا تمہارے پاؤں تلے سے﴾ انہوں نے کہا کہ نیچے سے زلزلہ اور زمین میں دھنسانا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دنوں بہت سارے ممالک میں جو زلزلے آرہے ہیں وہ انہیں نشانیوں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تخیف دلاتا اور یاد دہانی کراتا ہے، یہ سب زلزلے اور دوسرے تکلیف دہ مصائب جن کا سبب شرک و بدعت اور معاصی و گناہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کچھ اس طرح کیا ہے:

﴿تمہیں جو کچھ مصائب پہنچتے ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمادیتا ہے﴾ الشوری (30)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

﴿تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے﴾ النساء (79)۔

اللہ تعالیٰ نے سابقہ امتوں کے متعلق فرمایا:

﴿پھر تو ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا ان میں سے بعض پر ہم نے ہتھروں کی بارش برسائی اور بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں﴾ العنکبوت (40)۔

تو مکلف مسلمان وغیرہ پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اپنے گناہوں اور معاصی سے توبہ کرے، اور اپنے دین اسلام پر استقامت اختیار کرے اور ہر قسم کے گناہ اور شرک و بدعات سے بچے تاکہ اسے دنیا و آخرت میں ہر قسم کے شر سے نجات و عافیت حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے ہر قسم کے مصائب و بلا یا دور کرے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی عطا فرمائے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کہا ہے:

﴿اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تم ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں پھڑپھڑایا﴾ الاعراف (96)۔

اور ایک جگہ پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اہل کتاب کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا:

﴿اور اگر یہ لوگ تورات و انجیل اور ان کی جانب جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ان کے پورے پابند رہتے تو یہ لوگ اپنے اوپر سے اور نیچے سے روزیاں پاتے اور کھاتے﴾ المائدہ (66)۔

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

﴿کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آپڑے اور وہ سو رہے ہوں، اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے اور وہ کھیل کود میں مصروف ہوں، کیا وہ اللہ تعالیٰ کی اس پکڑ سے بے فکر ہو گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نقصان اٹھانے والوں کے علاوہ اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا﴾ الاعراف (97-99)۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ:

بعض اوقات اللہ تعالیٰ زمین کو سانس لینے کی اجازت دیتا ہے تو زمین میں بہت بڑے بڑے زلزلے بپا ہوتے ہیں، تو اس سے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں خوف اور خشیت الہی اور اس کی طرف رجوع، معاصی و گناہ سے دوری اور اللہ تعالیٰ کی جانب گریہ زاری اور اپنے کیے پر ندامت پیدا ہوتی ہے۔

جیسا کہ جب زلزلہ آیا تو سلف میں سے کسی نے کہا :

تمہارا رب تمہاری ڈانٹ ڈپٹ کر رہا ہے، اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مدینہ میں زلزلہ آیا تو فرمانے لگے : لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے انہیں وعظ و نصیحت کی اور کہنے لگے اگر یہ زلزلہ دوبارہ آیا میں تمہیں یہاں نہیں رہنے دوں گا۔ ابن قیم رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی۔

اس پر سلف سے بہت ہی زیادہ اٹار منتقل ہیں۔

تو زلزلہ یا کوئی اور اللہ تعالیٰ کی نشانی مثلاً سورج و چاند گرہن، اور سخت ترین آمدھی اور بجولہ وغیرہ ظاہر ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ میں جلدی کرنی چاہیے اور اس کی طرف گریہ زاری اور اس سے عافیت کا سوال اور کثرت سے ذکر و اذکار اور استغفار کی جائے جس طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا اور انہوں نے سورج گرہن کے موقع پر فرمایا کہ : اگر تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس سے دعا و استغفار میں جلدی کیا کرو۔

یہ حدیث کا ایک حصہ ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح (30/2) میں اور امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم (628/2) میں روایت کی ہے۔

اور اسی طرح اس وقت فقراء و مساکین پر رحم کھانا اور ان پر صدقہ کرنا بھی مستحب ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(رحم کرنے والوں پر اللہ و رحمن بھی رحم کرتا ہے، زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو تو آسمان میں رہنے والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا)۔ سنن ابوداؤد (285/13) سنن ترمذی (6/43)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(رحم کیا کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا) مسند احمد (165/2)۔

اور صحیح بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا) صحیح بخاری (75/5) صحیح مسلم (4/1809)۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ زلزلے آنے لگتے تو اپنے گورزوں کو حکم جاری کرتے کہ صدقہ و خیرات کرو۔

ہر برائی اور شر سے عافیت و سلامتی کے اسباب میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ ولی الامر اور صاحب اقدار و سلسلے بے وقوفوں اور برے لوگوں کو برائی سے روکیں اور انہیں حق پر لائیں اور اپنی رعایا میں شریعت اسلامیہ نافذ کریں، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترویج دیں جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی اس کا طرف راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے مددگار و معاون اور دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں، نماز کی پابندی کرتے اور اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ غلبہ اور حکمت والا ہے﴾ التوبہ (71)۔

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

﴿جو اللہ تعالیٰ کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جمادیں تو یہ پوری پابندی سے نماز پڑھیں اور زکاۃ ادا کریں اور اچھے کاموں کا حکم دیں اور برائی سے روکیں تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے﴾۔ الحج (41/40)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا :

﴿اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے، اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا﴾۔ الطلاق (2/3)۔ اس موضوع میں آیات تو بہت زیادہ ہیں ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو بھی اپنے بھائی کی مدد اور تعاون کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد اور تعاون میں رہتا ہے) صحیح بخاری (98/3) صحیح مسلم (1996/4)۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(جس نے بھی کسی مومن سے دنیاوی تکلیف کا ازالہ کیا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی تکلیف ختم کرے گا، اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں اسانی فراہم کرے گا، اور جس نے بھی کسی مسلمان کی ستر پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت بندے کی مدد اور تعاون میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد اور تعاون کرتا ہے) صحیح مسلم (2074/4) اور اس طرح کی احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی سے ہم سوال کرتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے، اور انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور ہر قسم کے گناہوں اور معاصی سے توبہ کرنے کی توفیق دے، اور سب مسلمان حکمرانوں کو بھی درست کرے اور ان کے ساتھ حق کی مدد فرمائے اور باطل کو ان کے ساتھ ذلیل و رسوا کرے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں شریعت اسلامیہ نافذ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

انہیں اور سب مسلمانوں کو ہر قسم کی گمراہی اور فتنوں اور شیطان کی وسوسوں سے محفوظ رکھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے آمین یا رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور صحابہ کرام اور قیامت تک ان کے طریقے پر چلنے والوں پر رحمتیں برسائے۔ آمین۔